Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۲ محرم ۱۳۹۲ھ، ۹ امان ۱۳۵۱ ہش، ۹ مارچ ۱۹۷۲ء | نمبر ۵۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نجات کا انحصار صرف خدا تعالیٰ کے فضل پر ہے

قبولیتِ دعا خدا کے فضل کو جذب کرتی ہے اور اسکے نتیجہ میں اعمالِ صالحہ کی توفیق حاصل ہوتی ہے

"نجات کے متعلق جو عقیدہ قرآن شریف سے مستنبط ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نجات نہ تو صوم سے ہے نہ صلوٰۃ سے نہ زکوٰۃ سے اور صدقات سے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے جس کو دعا حاصل کرتی ہے۔ اسی لئے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا سب سے اوّل تعلیم فرمائی ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے جس سے اعمالِ صالحہ کی توفیق ملتی ہے کیونکہ جب انسان کی دعا جو سچے دل اور خلوصِ نیت سے ہو قبول ہوتی ہی تو پھر نیکی اور اسکے شرائط ساتھ خود ہی مرتب ہو جاتے ہیں۔

اگر نجات کو محض اعمال پر منحصر کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور دعا کو محض بے حقیقت سمجھا جاوے..... تو یہ ایک باریک شرک ہے کیونکہ اس کا مفہوم دوسرے لفظوں میں یہ ہوگا کہ انسان خود بخود نجات پا سکتا ہے اور اعمال اسکے اپنے اختیار میں ہیں جن کو وہ خود بخود بجا لاتا ہے تو اس صورت میں نجات کی کلید انسان کے اپنے ہاتھ میں ہوئی اور خدا تعالیٰ سے نجات کا کچھ تعلق اور واسطہ نہ ہوا گویا وہ خود کوئی چیز نہ ہوا اور اس کا عدم وجود برابر ٹھہرا (معاذ اللہ) مگر نہیں۔ ہمارا یہ مذہب نہیں ہے ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ نجات اُس کے فضل سے ملتی ہے اور اسی کا فضل ہے جو اعمالِ صالحہ کی توفیق دی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کا فضل دعا سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت، توکل، تبتل، سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کر لے۔ جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمالِ صالحہ کی روح ہیں ہمارا نجات کے متعلق یہی مذہب ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۸۰ و ۸۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۸ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۸ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ ۸ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

چار دن سے شدید سر درد ہے اور دماغی کمزوری ہے۔

احباب توجہ کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

مورخہ ۲۵ فروری کو عزیزہ امۃ الحکیم بنت مکرم نعمت اللہ صاحب صدیقی ابن محترم ناصر نقیر اللہ صاحب مرحوم کا نکاح عزیزم مکرم طاہر عبداللہ صاحب ابن مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب ناگورا وزیرآبادی کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔

احباب اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ)

مکرم محمد ظفر اللہ صاحب ایم۔ ایس سی حال مقیم انگلینڈ، سابق لیکچرار تعلیم الاسلام کالج کو اللہ تعالیٰ نے یکم مارچ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "نصر اللہ" نام تجویز فرمایا۔

نومولود محمد اسحاق صاحب ماڈرن سٹور ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صالح عمر دے۔ اور والدین کے لئے اسے قرۃ العین بنائے۔

تقویٰ شعار کے شب و روز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح)

تقویٰ شعار رات دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ تا اس کی رضا کو حاصل کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو کھینچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے۔ کیا آپ [illegible] بجٹ کے مطابق چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ ادا کر چکے ہیں؟

(ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ امان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خارق عادت تبدیلی کس طرح پیدا ہوتی ہے

ہم گزشتہ شمارہ میں واضح کر چکے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کو یہ بشارت دی ہے کہ ان میں سے جو لوگ آپ کی پوری پوری پیروی کریں گے وہ آپ کے روحانی گھر میں داخل سمجھے جائیں گے اور ان کے حق میں یہ خدائی وعدہ کہ

"اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ"

پورا ہوگا یعنی وہ آپؑ کے گھر کی چاردیواری میں ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے خطرات اور مصائب و آفات سے محفوظ رہیں گے اِس لئے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب خود انہیں بچائے گا۔ اور انہیں اپنی حفاظت اور امان میں لے لے گا۔ لیکن پوری پیروی کے لئے آپ نے سب سے پہلی اور اوّل شرط یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ قادر و قیوّم اور خالق الکل خدا پر جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیّر ہے ایمان لائیں اور ان کا ایمان لانا ایسا ہو کہ جو اُن کی کایا پلٹ دے اور اس کے زیر اثر ایک خارق عادت تبدیلی اُن میں پیدا ہو جائے کیونکہ ایمان باللہ کے زیر اثر جب تک انسان میں خارق عادت تبدیلی رُونما نہ ہو اُس وقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کے لئے خوارق کا ظہور عمل میں نہیں آتا۔

قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایمان باللہ کی وہ کیفیت جو انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہے اُس میں کیسے پیدا ہو؟ کیونکہ اس کے لئے ایمان باللہ کا محض زبانی اقرار تو کافی نہیں ہے۔ اگر زبانی اقرار ہی کافی ہوتا تو مسلمانوں میں بگاڑ ہی کیوں پیدا ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں ایمان باللہ کے زیر اثر اپنے اندر خارق عادت تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی وہاں ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ ایمان باللہ کے زیر اثر خارق عادت تبدیلی کب اور کیسے رُونما ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا کہ یہ کیفیت تقویٰ کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی لامحدود قدرتوں نیز جمالی اور جلالی ہر دو قسم کی صفات کو ذہن میں لاکر اُس کے خوف کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور اس خوف کے زیر اثر تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتا ہے تو اُس کے اندر تبدیلی رونما ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ وہ اُن راہوں سے بچنے لگتا ہے جن سے خدا ناراض ہوتا ہے اور ان راہوں کو اختیار کرتا ہے جن سے وہ راضی ہوتا ہے۔ حتّٰی کہ یہ تبدیلی اپنی ذات میں ایک خارق عادت تبدیلی کا رنگ اختیار کر کے اس کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہے۔ اسی لئے آپ نے تقویٰ اختیار کرنے پر خاص زور دیا اور فرمایا:۔

"خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اُس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اُس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری سے اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اُس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اُس کو دھوکہ دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرّہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دُور کر دے گی۔" (کشتی نوح)

اِس سے ظاہر ہے کہ ایمان باللہ کے نتیجہ میں انسان کے اعمال و کردار میں خارق عادت تبدیلی اُسی وقت ہی آتی ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے خوف کو دل میں جگہ دے کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارتا ہے۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر قسم کی بدیاں اُس سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں اور نیکیاں بجالانے کی توفیق اسے ملتی چلی جاتی ہے۔ ہر قسم کی بدیوں کے دُور ہونے اور ہر قسم کی نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا ہونے کا نام ہی خارق عادت تبدیلی ہے۔ ایسا انسان چھوٹی سے چھوٹی بدی کے بھی قریب نہیں پھٹکتا اور چھوٹی سے چھوٹی نیکی کے بجالانے میں بھی انتہائی حریص ہوتا ہے۔ یہ بات تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یُکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ وَیُعْظِمْ لَہٗٓ اَجْرًا ۝ (الطلاق آیت ۶)

یعنی جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ اُس کی بدیاں اُس سے دُور کر دیتا ہے اور (تقویٰ کی رُوح سے مملوء ہو کر جو نیکیاں وہ بجالائے اُن کی وجہ سے) اُس کے اجر کو وہ بڑھا دیتا ہے۔

پس وہ چیز جس سے ایمان باللہ میں اثر پیدا ہوتا ہے اور اسی اثر کے ماتحت انسان کی کایا پلٹنے لگتی ہے وہ ہے تقویٰ۔ تقویٰ سے مزیّن ہونے اور اس میں ترقی کرنے کے نتیجہ میں انسان کے اندر خارق عادت تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

ہر اِک نیکی کی جڑھ یہ اتّقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے گھر کی چاردیواری کے اندر داخل ہونے کے شرف سے مشرف ہوں اور اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کا خدائی وعدہ ہمارے حق میں بھی پورا ہو تو ہمارا فرض ہے کہ ہم میں سے ہر فرد قادر و قیوّم اور خالق الکل خدا پر سچے دل سے ایمان لاکر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارے اور بدیوں سے مجتنب رہتے ہوئے نیکیاں بجالانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے۔

دوزخ کا ایندھن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض نمایاں اوصاف سے متصف لوگوں کو جنّت کی بشارت دی ہے اور بعض برائیوں میں ملوّث افراد کو دوزخ کا ایندھن قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت حارثؓ بن وھب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ؟ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ، اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ؟ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ (مسلم)

کیا جنت میں بسنے والوں کے متعلق میں تمہیں کچھ بتاؤں؟ ہر وہ کمزور جس کو لوگ کمزور سمجھتے ہیں مگر جب وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اُسی کے نام کی قسم کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔ (پھر فرمایا) کیا میں تم کو دوزخ میں رہنے والوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر سرکش، خود پسند، شعلہ مزاج متکبر دوزخ کا ایندھن بنے گا۔

نرمی اور رحمدلی

اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو ہر ایک کے ساتھ نرمی اور مہربانی سے پیش آنے کا حکم دیا ہے حتّٰی کہ جانوروں کے ساتھ بھی نرمی کا سلوک روا رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَۃَ، وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ۔

(مسلم کتاب الصید والذبائح)

یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو نرمی اور مہربانی سے پیش آنے کا حکم دیا ہے، یہاں تک کہ اگر تم کسی جانور کو مارنے لگو تو اس میں بھی نرمی اور رحمدلی دکھاؤ۔ اور جب کسی جانور کو ذبح کرنے لگو تو اچھے اور رحمدلی کے طریق سے ذبح کرو۔ مثلاً اپنی چھری خوب تیز کر لو اور اس طرح سے اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۳۴۹ ہش کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خواتین سے روح پرور خطاب

مسلمان عورت کا خدا اور اس کے رسولؐ سے پیار اور اس کی چند درخشندہ مثالیں

مرتبہ مکرم مولوی اللہ بخش صاحب شاہد رکن شعبہ زود نویسی

(۲)

خدا اور رسولؐ سے پیار کی چند مثالیں

اس کی چند مثالیں میں اس وقت آپ کے سامنے رکھوں گا۔ خدا اور اس کے رسول سے پیار، اتنا پیار کرتی تھی، ایک مسلمہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اس زمانہ میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے، انسان حیران ہوتا ہے کہ یہ کون سی مخلوق ہے جس کے دل میں دنیا کی کسی اور چیز کا پیار نہیں۔ اگر پیار ہے تو صرف خدا اور اس کے رسول کا ہے۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مختلف مہمات پر مدینہ سے باہر جاتے تھے تو مدینہ کی عورتیں بے چین ہو جاتی تھیں، ان کا سکون، ان کا آرام اور ان کی راحت ان سے چھن جاتی تھی۔ جب تک آپؐ باہر رہتے مدینہ کی مسلمان عورت دعاؤں میں مشغول رہتی، وہ صدقات دیتی، وہ نذریں مانتی، اپنی اپنی سمجھ اور ہمت اور توفیق کے مطابق وہ نذریں مانتی تھی۔ کوئی کہتی ہوگی کہ آپؐ بخیر صحیح سلامت واپس آئیں تو میں اونٹ ذبح کروں گی۔ کوئی کہتی میں اتنے دنبے ذبح کروں گی

ایک غریب عورت کا عجیب تحفہ

ایک بے چاری غریب کے پاس شاید کچھ نہ تھا۔ اس نے ایک موقع پر یہ نذر مانی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ کے فضل سے صحیح سلامت مدینہ واپس آئیں گے تو میں آپؐ کے سامنے دف بجا بجا کر گیت گاؤں گی۔ پیار کا ایک جلوہ اور مظاہرہ ہے جو اس نے جا کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدموں پر رکھا۔ جب آپؐ اللہ کے فضل سے صحیح سلامت واپس آئے تو یہ غریب مسلمان عورت (جس کے پاس نذر ماننے کے لئے اور کچھ نہیں تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی اور کہنے لگی میں نے اپنی خوشی کے اظہار کے لئے اس وقت جب آپ صحیح وسلامت واپس آجائیں گے یہ نذر مانی تھی۔ آپؐ نے محبت کے اس تحفہ کو قبول کیا اور اس کی آرزو کو پورا کیا۔

عشقِ رسولؐ کے دو ایمان افروز واقعات

غزوہ تبوک پر جب آپؐ تشریف لے گئے تو ایک صحابیؓ کہیں مدینہ سے باہر گئے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے کچھ ایک منزل یا غالباً دو منزل چلے گئے ہوں گے۔ اس وقت وہ صحابیؓ لمبے عرصہ کے بعد مدینہ اپنے گھر واپس آئے۔ گھر میں داخل ہوئے اور اپنی بیوی کی طرف پیار سے آگے بڑھے لیکن اس کے تیور بدلے ہوئے تھے، وہ غصے سے آگے بڑھی۔ پیار کے لئے نہیں بلکہ دونوں ہاتھوں سے اس نے اپنے خاوند کو دھکا دیا اور کہا کہ تم میری طرف اس طرح کھیلتے آرہے ہو۔ تمہیں پتہ نہیں کہ خدا کا رسولؐ، اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے مدینہ سے روانہ ہو چکا ہے۔ جاؤ اور اپنا فرض ادا کرو اور اگر زندہ بچ گئے اور شہادت تمہیں نصیب نہ ہوئی، پھر اپنے گھر خوشی خوشی آجانا اور میں بھی خوشی خوشی تمہاری خدمت کے لئے یہاں حاضر ہوں گی لیکن اس وقت نہیں۔ اللہ کا رسولؐ مدینہ سے روانہ ہو چکا ہے اور تم دو منٹ، ایک منٹ، ایک سیکنڈ کی محبت کے لئے میرے پاس آئے ہو اور امید رکھتے ہو کہ تمہیں وہ مل جائے گی۔ یہ تو نہیں ہوگا۔ دھکے دے کر انہیں باہر نکال دیا۔ وہ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور تین دن کی مسافت یعنی تین منزلوں پر جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔ پس خاوند کا پیار خدا اور رسولؐ کے پیار کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں تھا۔ یہ تھا ایک مسلمہ عورت کا حسن۔ وہ حسن جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا تھا اس کا حسن اس طرح اجاگر ہوا کہ اللہ کی محبت کے مقابلہ میں خاوند کی محبت کوئی حیثیت رکھتی تھی نہ کوئی قیمت۔

جنگ اُحد کے موقع پر مسلمانوں نے (جیسا کہ آپ جانتی ہوں گی اکثر ذکر ہوتا ہے) پہلے فتح پائی اور پھر فوج کے ایک حصہ کی غلط فہمی کی وجہ سے مسلمانوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔ مشہور ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ اُحد میں شہید ہو گئے ہیں۔ مدینہ میں بنو دینار ایک قبیلہ تھا اس کی ایک عورت بھی باقیوں کے ساتھ پاگلوں کی طرح اُحد کی طرف بھاگی (اُحد مدینہ سے قریب ہی ہے) جنون کی کیفیت اس پر سوار تھی اور مجنونانہ حالت میں اُحد کی طرف بھاگی جا رہی تھی اور اسی جنون میں سب سے آگے نکل کر اُحد کے قریب پہنچ چکی تھی۔ یہ وہ عورت تھی جس کا باپ بھی شہید ہوا تھا جس کا خاوند بھی شہید ہوا تھا، جس کا بھائی بھی شہید ہوا تھا اور کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ جس کا ایک بیٹا بھی شہید ہوا تھا۔ یعنی جن کا ذکر اس آیتِ کریمہ میں ہے۔ وہ سب رشتہ دار اس کے شہید ہوئے تھے۔ بھاگی جا رہی تھی اور کہتی تھی کہ یا رسول اللہ! آپؐ نے یہ کیا کیا؟ (محبت کا حیلہ ہے) آپؐ ہمارے پیارے، آپؐ ہمارے محبوب، آپؐ ہماری جانوں کی بھی جان، ہماری روح کی بھی روح آپؐ ہم سے جدا ہو کر کہاں چلے گئے اور کیوں چلے گئے؟ یا رسول اللہ! آپؐ نے یہ کیا کیا؟ وہ یہی کہتی جا رہی تھی راستہ میں اسے واقف لوگ جو ملے تو انہوں نے کہا کہ مائی تیرا خاوند مارا گیا، تیرا باپ مارا گیا، تیرا بھائی مارا گیا، تیرا بیٹا مارا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت نصیب کی۔ وہ یہ فقرے سننے کے لئے بھی تیار نہیں تھی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ ایک جنون تھا محبت کا۔ ایک شعلہ تھا پیار کا جس نے اس کے وجود میں اور اس کے سینہ میں آگ لگائی ہوئی تھی اور وہ آگے بڑھتی چلی گئی۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ تو خدا اور رسول کے عشق میں مست ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ فکر نہ کر، جن کے لئے تم فکرمند ہو رہی ہو، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی حفاظت کی ہے اور وہ خیر سے ہیں۔ اس نے کہا۔ کہاں ہیں؟ جب بتایا گیا اور وہ آگے بڑھی تو دوڑ کر آپؐ تک پہنچی اور آپؐ کے دامن کو پکڑ کر بولی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ قربان تو ہو گئے تھے مطلب یہ ہے کہ اگر خدا مجھے پھر ماں باپ دے تو میں چاہوں گی کہ وہ دوبارہ قربان ہو جائیں۔ جب آپ سلامت ہیں تو کوئی مرے مجھے پرواہ نہیں۔

جذبۂ فدائیت کی ایک اور مثال

غزوہ اُحد کا ہی ایک اور واقعہ ہے حضرت سعدؓ بن معاذ مدینہ کے رؤسا میں سے ایک بہت بڑے رئیس تھے۔ ان کے ایک بھائی عمروؓ بن معاذ تھے۔ یہ سب اُحد کی جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ عمروؓ بن معاذ نے وہاں شہادت حاصل کی۔ واپسی پر سعدؓ بن معاذ نے انصار کو یہ بتانے کے لئے اور دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مہاجر اور انصار اللہ اور اس کے رسولؐ کے ایک جیسے فدائی ہیں، انصار نے اپنی ذمہ داری کو اپنی جانیں دے کر نبھایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ نہیں آنے دی۔ سواری کی باگ آپ نے پکڑی ہوئی تھی۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو ان کی والدہ جن کا بچہ عمروؓ بن معاذ شہید ہوا تھا، آگے بڑھی۔ سعدؓ بن معاذ نے جب دور سے دیکھا کہ ان کی والدہ آرہی ہیں تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری والدہ آرہی ہیں۔ جب وہ قریب آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ نے اظہار افسوس کیا اور کہا کہ تمہارے بچے نے شہادت حاصل کی ہے، صبر سے کام لو۔ انہوں نے آگے سے جواب دیا یا رسول اللہ! اگر میرا بچہ آپ کی خاطر مر گیا ہے تو میں اس لئے آگے نہیں آئی تھی کہ آپؐ مجھے تسلی دیں۔ آپؐ کو دیکھ کر مجھے تسلی ہو گئی ہے۔ جب آپ سلامت ہیں تو دنیا یہ سمجھے کہ میرے بچے کی شہادت اس احساس تعلق باللہ و بالرسول پر کوئی داغ نہیں لگائے گی کہ ہم لوگ تو آپؐ کے فدائی ہیں (یعنی خدا اور محمدؐ کے جاں نثار ہیں) ہم تو اس قسم کے دکھوں کو لقموں کی طرح کھا جاتے ہیں۔ جس طرح شکاری شکار کرتا ہے اور لقموں کی طرح شکار کو کھاتا ہے اور بڑا لطف اٹھاتا ہے اس نے کہا یہ غم تو ہمارے لئے لذیذ کھانے ہیں۔ ہمارے لئے دکھ کا باعث نہیں ہیں۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا۔ آپ کی سلامتی ہی چاہیے تھی۔ انتہائی جذبے کا احساس ہے کہ ہم تو ان چیزوں کو لقموں کر کھا جائیں گے۔ (باقی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"تاریخ میں جن لوگوں کو یاد رکھا جاتا ہے وہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو قوم کے لئے قربانیاں کرتے اور اپنی جانوں اور مالوں کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ قربانیاں کرنے والے مرد بھی ہوتے ہیں، عورتیں بھی ہوتی ہیں اور بچے بھی ہوتے ہیں۔ اسلامی تاریخ میں بھی ان قربانیوں کی مثالیں پائی جاتی ہیں اور یورپین تاریخ میں بھی ان قربانیوں کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اور تو اور بعض نابالغ بچوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں جن کی مثال بڑے بڑے بہادروں میں بھی نہیں ملتی۔"

(بحوالہ الازھار لذوات الخمار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدِ نبویؐ میں اقوامِ غیر سے علیم النظیر حُسنِ سلوک

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی

(۳)

عہدِ نبویؐ کے مسلمانوں نے اس ارشاد خداوندی کی کماحقہ تعمیل فرمائی اور سرِ مو اس سے روگردانی نہ کی چنانچہ سر ولیم میور جیسا انسان مسلمانوں کے غیر مسلموں سے حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ :-

"محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ناقل کی ہدایات کے ماتحت انصار و مہاجرین قیدیوں کے ساتھ انتہائی محبت اور مہربانی کا سلوک کیا کرتے تھے چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادت ہے کہ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا وہ ہم کو سوار کرتے تھے اور خود پیدل چلتے تھے ہم کو گندم کی پکی ہوئی روٹی کھلاتے اور خود کھجوریں کھا کر گذارہ کرتے تھے۔"

اگر مضمون میں مزید طوالت کا خوف مانع نہ ہوتا تو ہم قارئین کرام کو تفصیل سے بتاتے کہ سید الانبیاء حضرت رسول پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضورؐ کے مقدس صحابہؓ نے یہودیوں اور عیسائیوں اور دیگر قوموں کے ساتھ معاہدات کرتے وقت کس قدر عدل و انصاف اور شفقت کا عملی ثبوت بہم پہنچایا اور اسلامی غزوات میں جو لوگ اسیر ہوتے تھے ان کے جذبات و احساسات اور مذہبی حقوق کا کس قدر خیال رکھا انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں مفلس اور غریب مسلمانوں کو مدنظر رکھنے کے علاوہ غیر مسلم قوموں کے مفلوک الحال لوگوں کو بھی ملحوظ رکھ کر کافی حد تک ان کی امداد فرمائی غرض حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضورؐ کے صحابہؓ کا عمل نہ صرف عہد حاضر کے مسلمانوں کے لئے بلکہ دنیا کی دیگر قوموں کے لئے مشعلِ راہ ہے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی روحانی پستی و زوال کی بڑی وجہ یہی ہے کہ فی زمانہ مسلمان اس شاہراہ سے بھٹک گئے ہیں جسے خدا تعالیٰ کے پاک رسول حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضورؐ کے صحابہ کرامؓ نے پیدا فرمایا تھا۔ لیکن فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں یاس و ناامیدی کی گھٹائیں دور ہو جائیں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے از سر نو مسلمانوں کی بیداری اور روحانی ترقی کے سامان پھر پیدا فرما دئیے ہیں اور ایک مردِ حق کو عین وقت پر مبعوث فرما دیا ہے جو ہر موڑ پر خدائی اشاروں اور ہدایات رسولؐ کی روشنی میں مسلمانوں کی راہنمائی فرما رہا ہے اگر مسلمان خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بلند کردہ آواز پر کان دھریں تو یقیناً اس کے نتیجہ میں ان کی روحانی کامیابی و کامرانی لابدی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"یقیناً سمجھو کہ کفر و اسلام کی اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں اور کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آئیں مگر انجام کار ان کیلئے ہزیمت ہے۔

میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں بھی ثابت کر دے گا اسلام کی سلطنتوں کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں اور میں کہتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۴ و ۲۵۵ حاشیہ)

مولانا محمد عبید الحق صاحب دہلوی مؤلف "تفسیر حقانی" آج سے ۷۸ برس قبل جلسہ دوم ندوۃ العلماء منعقدہ ۱۷/۱۸ شوال ۱۳۱۲ھ قیصر باغ لکھنؤ میں حالات زمانہ کو مشاہدہ کرنے کے بعد اپنی تقریر میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

"مدت کے بعد اب جاگے ہو روؤ نہیں نہ حسرت و افسوس کے نالے بلند کرو اگرچہ پہلوں کے قافلے بھی بہت دور آگے بڑھ گئے ہیں اور ایسے دور کہ اب صرف ان کی گرد و غبار ہی دکھائی دیتی ہے یا بانگِ جرس ہی سنائی دیتی ہے مگر قدرت نے غیب سے ایک ایسی ریل گاڑی تیار کھڑی ہے کہ تمہارے بیٹھنے ہی کی دیر ہے فوراً تم ان کو جا لوگے نہیں نہیں! بہت آگے نکل جاؤ گے۔

وہ کیا ہے؟ وہی رسول کریمؐ ان کے ساتھ والوں کی روش اختیار کرو لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔

اور انہی کے قدم بقدم چلو ابھی وہ رستہ مٹا نہیں وہ سڑک صاف ہے مگر تم نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔"

(مضامین ثلاثہ ص ۱۹ (مطبوعہ انتظامی پریس کانپور)

مبارک وہ جو وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے حضرت رسول پاک محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کے مقدس صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلے اور قوم و ملک اور سب سے بڑھ کر دین اسلام کے لئے قربانیوں کے میدان میں آگے سے آگے قدم اٹھاتے ہوئے منزل مقصود کو پانے کی کماحقہ سعی کرے خدا تعالیٰ اس امر کی ہم سب مسلمانوں کو توفیق بخشے آمین اللّٰھم آمین۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

اہلِ مکہ سے کریمانہ سلوک

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلی فتح پا کر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا۔ اور صرف انہیں چند لوگوں کو سزا دینے کے لئے حضرت احدیت کی طرف سے قطعی حکم وارد ہو چکا تھا اور بجز ان ازلی ملعونوں کے ہر یک دشمن کا گناہ بخش دیا۔ اور فتح پا کر سب کو لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کہا اور اُسی عفو تقصیر کی وجہ سے کہ جو مخالفوں کی نظر میں ایک امر محال معلوم ہوتا تھا۔ اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے وہ اپنے تئیں اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دین اسلام قبول کر لیا۔ اور حقانی صبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ایک زمانہ دراز تک آنجناب نے ان کی سخت سخت ایذاؤں پر کیا تھا۔ آفتاب کی طرح ان کے سامنے روشن ہو گیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ ۱۱ ص ۲۵۸، ۲۵۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس نیت سے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت کے نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۷۲۰۔ میں محمد ابراہیم ولد محمد الدین صاحب قوم آرائیں عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸؍۵؍۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد مکان لاہور میں ۶ مرلے رقبہ جو تیس ہزار روپے میں فروخت کر دیا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ہر ۵ ماہ تک کہ یہ مکان کا ۱/۱۰ حصہ ۔/۵۰ ادا کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد محمد ابراہیم مسعود ولاوٹس پورہ متصل فضل پارک لاہور۔ گواہ شد محمود احمد ولد محمد ابراہیم صاحب مسعود ولاوٹس پورہ لاہور۔ گواہ شد مسعود احمد ولد محمد ابراہیم صاحب مسعود ولاوٹس پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۷۲۱۔ میں طاہر احمد ملک ولد حبیب احمد ملک صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰-۵-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد ۔۔۔ ۱۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد طاہر احمد ملک ایس ڈی او، قادر آباد کالونی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد پیر محمد نعیم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ علی پور چٹھہ۔ گواہ شد ملک محمد شریف معلم وقف جدید (حال علی پور چٹھہ)

مسل نمبر ۲۰۷۲۲۔ میں بیگم مبارکہ احمدی زوجہ ڈاکٹر محمد جی احمدی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱؍۱۱؍۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بصورت نقدی۔ پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰/-) روپے۔

۲۔ حق مہر بصورت زمین ۱۱/۲ ایکڑ ڈیڑھ ایکڑ قیمتی پندرہ ہزار روپے۔

۳۔ نقدی۔ سات ہزار (۷۰۰۰/-) روپے

۴۔ طلائی زیور اڑتالیس (۴۸) تولے مالیتی ۔/۸۴۴۸ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ بیگم مبارکہ احمدی۔ معرفت ڈاکٹر محمد جی احمدی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر سرگودھا۔ گواہ شد ڈاکٹر محمد جی احمدی (موصی) ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر سرگودھا۔ گواہ شد حافظ مسعود احمد دو دو میڈیکل سروس سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۰۷۲۳۔ میں خیر النساء بیوہ منشی محمد بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں (زراعی) پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی ساکن چک نمبر ۱۲۱ ج ب گوکھووال ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴؍۱۱؍۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ چھ صد (۶۰۰/-) روپے وصول شدہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

نشان انگوٹھا مسماۃ خیر النساء بیوہ منشی محمد بخش صاحب مرحوم چک ۱۲۱ ج ب حسن پور ریلوے اسٹیشن فانالہ(?) ضلع لائلپور۔ گواہ شد عزیز احمد ایم اے ۱۷ ایبٹ آباد روڈ لاہور۔ گواہ شد ڈاکٹر خلیل احمد حسنی

مسل نمبر ۲۰۷۲۴۔ میں مسماۃ زینب بی بی زوجہ علی محمد انور صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱؍۱۰؍۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند چار سو (۴۰۰/-) روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ زینب بی بی زوجہ علی محمد صاحب انور ۱۲/۱۵ اسے لیاقت آباد کراچی ۱۹۔ گواہ شد علی محمد انور ولد نور محمد صاحب (شوہر موصیہ) ۱۲/۱۵ سی لیاقت آباد کراچی ۱۹۔ گواہ شد بشیر احمد اورنگی ٹاؤن سیکٹر ۱۰ کراچی

مسل نمبر ۲۰۷۲۵۔ میں بشیر احمد ولد چوہدری اللہ رکھا صاحب قوم سرو یا جٹ پیشہ زراعت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی ساکن جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱؍۱۵؍۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ۲۵۰ کنال زرعی اراضی واقع موضع درخواست جمال خان شمالی ضلع ڈیرہ غازیخان جو کہ ابھی غیر آباد ہے اس کی قیمت بارہ ہزار (۱۲۰۰۰/-) روپے ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰۰ روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری بشیر احمد سرو یا ولد چوہدری اللہ رکھا سرو یا ساکن جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان۔ گواہ شد نذیر کلا نفر ہاؤس(?)۔ گواہ شد غلام رسول سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان۔ گواہ شد عزیز محمد ایڈووکیٹ ڈیرہ غازیخان۔

فوجی بھرتی

مورخہ ۹ر مارچ بروز جمعرات جناب اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر صاحب سرگودھا فوجی بھرتی کیلئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ خواہشمند احباب نو بجے صبح ایوان محمود ہال خدام الاحمدیہ میں پہنچ جائیں۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ ساتھ لائیں۔ کان صاف کروا کے آئیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد: ۵ فٹ ۴ انچ۔ وزن ۱۰۷ پونڈ۔ عمر: ۱۷ سے ۲۵ سال۔ تعلیم کم از کم تین جماعت۔ بعض حالات میں ان پڑھ بھی بھرتی کئے جائیں گے۔

(ناظر امور عامہ)

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے محترم ملک احمد بشیر صاحب جڑانوالہ(?) کو مورخہ ۲۴ فروری ۷۲ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم حکیم صالح محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مغلپورہ(?) ضلع سرگودھا کا پوتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی دے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

ڈاکٹر رشید احمد
دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قومی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ بچوں میں تین بنیادی عادات پیدا کی جائیں

وہ محنت کے عادی ہوں۔ ہمیشہ سچ بولیں اور نمازوں کے پابند ہوں

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"نوجوانی میں بے شک خدمت دین کا کام کرنا اچھا ہوتا ہے کیونکہ ادھیڑ عمر میں بعض دفعہ انسان ان کاموں کے کرنے کی ہمت کھو بیٹھتا ہے مگر اس سے بھی بڑھ کر ایک اور کام ہے اور وہ یہ کہ بچوں کے اندر بھی یہی جذبات اور یہی خیالات پیدا کئے جائیں۔ کیونکہ بچپن میں ہی اخلاق کی داغ بیل پڑتی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض کاموں کی داغ بیل جوانی میں پڑتی ہے مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بعض کاموں کی داغ بیل بچپن میں پڑتی ہے۔ جوانی میں جن کاموں کی داغ بیل پڑتی ہے وہ بالعموم عملی ہوتے ہیں جن کے ذریعہ انسان کا ذہن بُرے اور بھلے کی تمیز کر لیتا ہے مگر قومیں صرف بُرے اور بھلے کی تمیز سے ہی ترقی نہیں کیا کرتیں بلکہ قوم کی ترقی کے لئے اچھی عادتوں کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ بے شک عادت بعض لحاظ سے نقصان رساں بھی ہوتی ہے مگر عادت درحقیقت قومی ترقی کا ایک ضروری حربہ بھی ہوتی ہے۔ کسی قوم کو نیک اخلاق کی عادت ڈال دو۔ وہ خود بخود باقی اقوام پر غالب آنے لگ جائے گی۔ اسی طرح جب کسی قوم میں بدعادات پیدا ہو جائیں وہ خود بخود گرتی چلی جاتی ہے اور اگر اسے کسی بات کی بھی عادت نہ ڈالو۔ تو اس قوم میں ایک تنزل رہے گا کبھی اخلاقی رَو غالب آگئی تو وہ غالب آجائے اور اگر اخلاقی رَو دب گئی تو وہ گر جائے گی تو اصل حقیقی چیز یہ ہے کہ اچھی عادات بھی ہوں اور علم بھی ہو۔ مگر یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب عادت کے زمانہ کی بھی اصلاح کی جائے اور علم کے زمانہ کی بھی اصلاح کی جائے عادت کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے اور علم کا زمانہ جوانی کا زمانہ ہوتا ہے۔

پس خدام الاحمدیہ کی ایک شاخ ایسی بھی ہونی چاہیئے جس میں پانچ چھ سال عمر کے بچوں سے لے کر پندرہ سولہ سال کی عمر تک کے بچے شامل ہو سکیں یا اگر کوئی اور حد بندی تجویز ہو تو اس کے ماتحت بچوں کو شامل کیا جائے۔ بہرحال بچوں کی ایک الگ شاخ ہونی چاہیئے اور ان کے الگ نگران مقرر ہونے چاہئیں مگر یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ان بچوں کے نگران نوجوان نہ ہوں بلکہ بڑی عمر کے لوگ ہوں پس خدام الاحمدیہ کو اس مقصد کے ماتحت اپنے اندر کچھ بوڑھے نوجوان بھی شامل کرنے چاہئیں۔ یعنی ایسے لوگ جن کی عمریں گو زیادہ ہوں مگر ان کے دل جوان ہوں اور وہ خدمت دین کے لئے نہایت بشاشت اور خوشی سے کام کرنے کے لئے تیار رہیں۔ ایسے لوگوں کے سپرد بچوں کی نگرانی کی جائے اور ان کے فرائض میں یہ امر داخل کیا جائے کہ وہ بچوں کو پنج وقتہ نمازوں میں باقاعدہ لائیں۔ سوال و جواب کے طور پر دینی اور مذہبی مسائل سمجھائیں۔ پریڈ کرائیں۔ اور اسی طرح کے اور کام ان سے لیں جن کے نتیجہ میں محنت کی عادت، سچ کی اور نماز کی عادت ان میں پیدا ہو جائے۔ اگر یہ تین عادتیں ان میں پیدا کر دی جائیں تو یقیناً جوانی میں ایسے بچے بہت کارآمد اور مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔"

(مشعل راہ صہ ۵۶ تا ۵۹)

اعلان

لاہور میں ایک میڈیکل سٹور کے لئے

ایک مخلص احمدی ایم ایس سی (فارمیسی)

کی

ضرورت ہے

ملازمت کے خواہشمند اپنی درخواست خاکسار کے نام ارسال فرمائیں

مرزا طاہر احمد۔ ربوہ

شکریہ احباب

یہ خاکسار چھمب کے محاذ پر گزشتہ دسمبر میں دشمن پر حملہ کرنے کے دوران توپ خانہ کے گولہ کے پھٹنے کی وجہ سے شدید طور پر زخمی ہو گیا تھا۔ بظاہر میرے بچنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر تھے۔ مگر ان سب مصائب کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۹ گھنٹے لگاتار خون ضائع ہونے کے باوجود مجھے دوبارہ زندگی حاصل ہوئی۔ الحمدللہ۔

اس عرصہ میں احباب جماعت احمدیہ نے میرے بچوں کی ٹیلیفون کے ذریعہ خطوط کے ذریعہ یا خود مل کر ڈھارس بندھائی اور اپنی دعاؤں سے ہماری مدد کی۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ فرداً فرداً ہر دوست کا شکریہ الگ خط لکھ کر بھی ادا کروں لیکن فی الحال الفضل کے ذریعہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

میں آج کل سی ایم ایچ پنڈی میں زیر علاج ہوں۔ ایک اپریشن یکم مارچ کو ہوا ہے۔ دو ہفتہ کے بعد دوسرا بڑا اپریشن ہوگا اور اس میں ٹوٹی ہوئی ٹانگ کی ہڈی کو ٹھیک کیا جائے گا۔ مجھے اب بھی احباب جماعت کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔

(محتاج دعا کرنل بشارت احمد)

دعوت ولیمہ کی تقریب

خاکسار کے چھوٹے بھائی محمد زکریا بی اے ایل ایل بی جن کی شادی محترمہ طاہرہ المبشریٰ بنت کیپٹن محمد حسین [illegible] صاحب آف لندن سے قرار پائی تھی کی دعوت ولیمہ کی تقریب مورخہ ۶ فروری ۱۹۷۲ء کو [illegible] زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں منعقد ہوئی جس میں احمدی احباب کے علاوہ کئی ایک [illegible] اور سوئس احباب و مستورات نے بھی شرکت کی امام مسجد چوہدری مشتاق احمد صاحب [illegible] نے دعا کروائی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت [illegible] آمین۔ (محمد یحییٰ چوہدری ابن حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل زیورخ سوئٹزرلینڈ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۷ مارچ۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک افسر نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ بھارت نے ابھی تک مشرقی پاکستان سے اپنی فوجیں نہیں نکالیں۔ محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان امریکہ کی امور خارجہ کی کمیٹی میں اس سوال کا جواب دے رہے تھے کہ کیا امریکہ بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ کا سنجیدگی سے جائزہ لیا جا رہا ہے لیکن اس مسئلہ کا تعلق بھارت اور پاکستان کے بہت سے مسائل کے حل کے ساتھ وابستہ ہے امریکی حکومت اس امر کو تشویش کی نظر سے دیکھتی ہے کہ پاک بھارت جنگ ختم ہوئے تین ماہ کا عرصہ ہونے والا ہے لیکن تا حال اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق بھارت نے مشرقی پاکستان سے اپنی فوجیں واپس نہیں بلائیں جس کی وجہ سے برصغیر کے حالات اور پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں

کراچی ۷ مارچ اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں شرکت کے بعد پاکستانی وفد واپس پہنچ گیا ہے اس کے لیڈر ملک معراج خالد نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ اسلامی ممالک کو یقین ہے کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کے باہمی روابط بعد سے عالم اسلام کے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں انکی یہ شدید خواہش ہے کہ یہ تعلقات جلد سے جلد بحال ہو جائیں اس غرض سے چھ اسلامی ممالک کے نمائندوں پر مشتمل وفد مغربی اور مشرقی پاکستان کا جلد سے جلد دورہ کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس غرض سے اسلامی سیکرٹریٹ کی طرف سے مراسلے ارسال کئے جا چکے ہیں تاکہ دورہ کی تاریخ مقرر کی جا سکے۔

لاہور ۷ مارچ۔ کل رات صدر بھٹو نے پاکستان کی تین سیاسی پارٹیوں کے درمیان جس مفاہمت کا اعلان کیا گیا ہے اسے ملک کے مختلف طبقوں کی طرف سے سراہا جا رہا ہے اور مستقبل کے لئے بہت اہم قرار دیا جا رہا ہے۔